1965_3_786_792

مدھیہ پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

بنام

رجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، رائے پور

15 اپریل 1965

پی۔بی۔گجیندر گڈکر، سی۔جے۔، کے۔این۔وانچو، ایم۔حیدایات اللہ اور وی۔راماسوامی، جسٹسز

موٹر وہیکل ایکٹ، (4 آف 1939)، دفعہ 62- کا دائرہ کار۔

فروری 1963 میں، پہلے مدعا علیہ، رجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے رائے پور میں ٹاؤن بس سروس چلانے کے لیے تیسرے مدعا علیہ کو اجازت نامہ دیا، لیکن چونکہ مؤخر الذکر اس سروس کو چلانے میں ناکام رہا، اس لیے ستمبر 1964 میں اجازت نامہ منسوخ کر دیا گیا۔اس کے بعد، پہلے مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کو دو ماہ کی مدت کے لیے عارضی اجازت نامہ دیا اور نومبر 1964 میں مستقل باقاعدہ کارروائیوں کے لیے اجازت نامہ کی منظوری تک، اپیل کنندہ کو چار ماہ کے لیے دوسرا عارضی اجازت نامہ دیا۔

اس کے بعد تیسرے مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی کہ اپیل گزار کو عارضی اجازت نامہ دینے والے پہلے مدعا علیہ کے حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا جائے کہ اس طرح کی گرانٹ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62 کی خلاف ورزی ہے۔ہائی کورٹ نے درخواست کی منظوری دیتے ہوئے کہا کہ جب اس راستے پر نقل و حمل کی سہولیات فراہم کرنے کی مستقل ضرورت ہو تو کسی بھی راستے کے لیے عارضی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا اور اس مقصد کے لیے درخواستیں طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس عدالت کے سامنے اپیل میں یہ بھی دلیل دی گئی کہ دفعہ 62 کی شق کہ عارضی اجازت نامہ "کسی بھی صورت میں" چار ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے نہیں دیا جا سکتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی بھی راستے پر عارضی اجازت نامہ چار ماہ کی کل مدت سے زیادہ کے لیے نہیں دیا جا سکتا۔

دوسری طرف، یہ اپیل کنندہ کی دلیل تھی کہ مقدمے کے حالات میں، دفعہ (c)62 کے معنی میں ایک "خاص عارضی ضرورت" تھی اور ہائی کورٹ کا یہ نظریہ لینے میں غلطی تھی کہ جب بھی مستقل ضرورت ہو، کوئی

عارضی ضرورت نہیں ہو سکتی۔

منعقد: (i) علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی قانون کے معاملے میں قانون کی دفعہ (62(c کے تحت اپیل کنندہ کو عارضی اجازت نامہ دینے میں درست تھی۔ (790C)

تیسرے مدعا علیہ کو دیا گیا باقاعدہ اجازت نامہ منسوخ ہونے کے بعد، راستے پر نقل و حمل کی گاڑیوں کی کمی کے پیش نظر علاقائی نقل و حمل اتھارٹی نے اس عارضی ضرورت کو فراہم کرنا مناسب سمجھا جب تک کہ دفعہ 57 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق مستقل باقاعدہ آپریشن متعارف نہیں کرایا جا سکتا۔ اس کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ " کسی خاص عارضی ضرورت کو پورا کرنے " کی شق کو کوئی خاص یا محدود معنی دیا جائے۔ کسی خاص عارضی ضرورت اور مستقل ضرورت کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے اور یہ واضح ہے کہ یہ دونوں قسم کی ضروریات کسی خاص راستے پر ایک ساتھ موجود ہو سکتی ہیں۔ (789 G-H)

(ii) دفعہ 62 میں " کسی بھی صورت میں " الفاظ کا مطلب " کسی بھی صورت میں " نہیں ہے۔ سیکشن کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی وقت ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو کسی بھی شخص کو 4 ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے عارضی اجازت نامہ جاری کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر عارضی ضرورت برقرار رہتی ہے تو، سوائے اس کے کہ جہاں طاقت کا غلط استعمال دکھایا گیا ہو، عارضی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دوسرا عارضی اجازت نامہ دینے کی اجازت ہوگی۔ (790D-F)

جے رام داس بنام علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، I.L.R1956 راجستھان 1053؛ چندی پرساد مہاجن بمقابلہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گوہاٹی، I.L.R1952 ، آسام 9، نے منظوری دی۔

سری راما ولاس سروس لمیٹڈ بنام روڈ ٹریفک بورڈ، مدراس، A.I.R 1948 مدراس 400، بالکنگدھرن بنام علاقائی ٹرانسپورٹ بورڈ، کوئلون A.I.R1958، کیرالہ 144، شاہ ٹرانسپورٹ کمپنی، چھندواڑہ بنام ریاست مدھیہ پردیش، A.I.R 1952 ناگپور 363، مالاسٹپا بنام چیئرمین، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، بنگلور، A.I.R1959 ،میسور 114، نے منظوری نہیں دی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1965 کی دیوانی اپیل نمبر 243۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 13 جنوری 1965 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ 1964 کی پٹیشن نمبر 624۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سالیسیٹر جنرل ایس۔ وی۔ گپٹے اور آئی۔ این۔ شراف۔

اے۔ جی۔ رتنا پرکھی، مدعا علیہ نمبر 3 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راما سوامی، جسٹس۔ یہ اپیل موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62(c) کے دائرہ کار اور تشریح کے بارے میں ایک اہم سوال اٹھاتی ہے اور کیا اپیل کنندہ مدھیہ پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، معاملے کے حالات میں، موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62(c) کے تحت 4 ماہ کے لیے عارضی اجازت نامہ دینے کا حقدار تھا۔

27 نومبر 1962 کو رائے پور میں ٹاؤن بس سروس چلانے کے اجازت نامے کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ 20 فروری 1963 کو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے تیسرے مدعا علیہ مدھیہ پردیش ٹرانسپورٹ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ، رائے پو کو سروس کے لیے اجازت نامہ دینے کا فیصلہ کیا۔ رلیکن تیسرے مدعا علیہ نے سروس کو چلانے کے لیے مطلوبہ خصوصیات کی بسیں تیار نہیں کیں حالانکہ کئی مواقع فراہم کیے گئے تھے۔ تیسرے مدعا علیہ کو اجازت نامہ دینے کا حکم نتیجتاً علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے 13 ستمبر 1964 کو منسوخ کر دیا تھا۔ اس کے فوراً بعد علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کو دو ماہ کی مدت یعنی 29 ستمبر سے 28 نومبر 1964 تک مذکورہ بس سروس کے سلسلے میں عارضی اجازت نامہ دے دیا۔ 25 نومبر 1964 کے حکم سے علاقائی ٹرانس پورٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کو 4 ماہ کے لیے ایک اور عارضی اجازت نامہ دے دیا۔ 25 نومبر 1964 کے حکم میں کہا گیا ہے:

"اس درخواست کے ساتھ موصول ہونے والے عوام کے کچھ ذمہ دار اراکین کے خطوط کی بڑی تعداد اور کارپوریشن کے ذریعے چلائی جانے والی بسوں کے ذریعے فراہم کیے جانے والے ٹریفک کے اعداد و شمار سے اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ رائے پور کے عوام ٹاؤن بس آپریشن کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اس اتھارٹی کی طرف سے الگ سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کچھ توسیعات اور ایک اضافی روٹ کے ساتھ عارضی طور پر چلنے والے دو راستوں پر باقاعدہ آپریشن کے لیے درخواستیں طلب کی جائیں۔ تاہم، یہ قبول کرنا ہوگا کہ کم از کم موجودہ دو راستوں پر ان نقل و حمل کی سہولیات کے لیے عوام کی توقعات پیدا ہوئی ہیں اور اس نے ایک خاص ضرورت پیدا کی ہے جسے باقاعدہ آپریشن متعارف ہونے تک عارضی طور پر پورا کرنا پڑتا ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62 کی پہلی شق کے ذریعے لگائی گئی پابندیاں اور جس پر شری رام کھنہ بنام رام گوپال ستیہ نارائن (1961) میں ایم پی ہائی کورٹ کے لارڈ شپ کے فیصلے میں زور دیا گیا ہے۔ M.P.L.J. نوٹ 121) مارچ کے آخر تک تقریباً چار ماہ کی مدت کے لیے مزید گرانٹ کی منظوری میں کام نہیں کرے گا جب اس سہولت سے فائدہ اٹھانے والے طلباء کی بڑی تعداد کے لیے تعلیمی سال ختم ہو سکتا ہے۔

28-11-1964 کے گرانٹ کے سابقہ آرڈر کے تحت آنے والے راستوں اور اوقات

پر 19-9-1964 کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے چار ماہ کی مدت کے لیے ایک عارضی اجازت نامہ، منظور کیا جاتا ہے۔ اگر اس دوران ان راستوں کا احاطہ کرتے ہوئے باقاعدہ آپریشن متعارف کرایا جاتا ہے تو یہ منسوخ ہو جائے گا۔

اس کے بعد تیسرے مدعا علیہ نے 19 دسمبر 1964 کو مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ سے درخواست گزار کو بس سروس چلانے کے لیے عارضی اجازت نامے دینے والے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرٹیریری کی رٹ کی منظوری کے لیے رجوع کیا۔ درخواست کو ہائی کورٹ نے 13 جنوری 1965 کو منظور کیا تھا اور سرٹیریری کی نوعیت کی ایک رٹ جاری کی گئی تھی جس میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے 25 نومبر 1964 کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو عارضی اجازت نامہ دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کا خیال تھا کہ جب اس راستے پر نقل و حمل کی سہولیات کی مستقل ضرورت ہو تو کسی بھی راستے کے لیے عارضی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا اور اس مقصد کے لیے درخواستیں طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، مدھیہ پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ذریعے، رٹ پٹیشن میں ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62 میں کہا گیا ہے:

.62" علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی دفعہ 57 میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر، فی اجازت نامہ، ایک محدود مدت کے لیے موثر ہو سکتا ہے، کسی بھی صورت میں نہیں: عارضی طور پر نقل و حمل کی گاڑی کے استعمال کی اجازت دینے کے لیے چار ماہ سے زیادہ-

(a) میلوں اور مذہبی اجتماعات جیسے خصوصی مواقع پر مسافروں کی آمد و رفت کے لیے، یا

(b) موسمی کاروبار کے مقاصد کے لیے، یا

(c) کسی خاص عارضی ضرورت کو پورا کرنا، یا

(d) اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست پر زیر التواء فیصلہ؛

اور اس طرح کے کسی بھی اجازت نامے کے ساتھ کوئی بھی شرط منسلک کر سکتا ہے جو اسے مناسب لگے:

بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت عارضی اجازت نامہ، کسی بھی صورت میں، درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران دفعہ 46 یا دفعہ 54 کے تحت نئے اجازت نامے کی منظوری کے لیے درخواست میں مذکور کسی راستے یا علاقے کے سلسلے میں نہیں دیا جائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت عارضی اجازت نامہ، کسی بھی صورت میں، تجدید کے لیے اس طرح کی درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست میں مذکور کسی راستے یا علاقے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ بار نہیں دیا جائے گا۔"

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ سب سے پہلے، نقل وحمل کی سہولیات کی فراہمی کے لیے ایک خاص عارضی ضرورت تھی اور ہائی کورٹ کا یہ خیال لینا غلط تھا کہ جب بھی مستقل ضرورت ہو تو کوئی عارضی ضرورت نہیں ہو سکتی، اور اس لیے موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ (c)62 کے تحت عارضی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کی جانب سے فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے پیش کی گئی دلیل اچھی طرح سے قائم ہے اور اسے درست کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 کو دیئے گئے باقاعدہ اجازت نامے کو منسوخ کرنے کے بعد راستے پر ضروری تعداد میں ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی کمی تھی اور علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اس عارضی ضرورت کو اس وقت تک فراہم کرنا مناسب سمجھا جب تک کہ باقاعدہ آپریشن متعارف نہ کیا جائے اور موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 57 کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد باقاعدہ اجازت نامے دیے گئے۔ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ (c)62 میں کہا گیا ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی " کسی خاص عارضی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے" عارضی اجازت نامہ دے سکتی ہے اور ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس شق کو کوئی خاص یا محدود معنی کیوں دیا جائے۔ کسی خاص عارضی ضرورت اور مستقل ضرورت کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے اور یہ واضح ہے کہ یہ دونوں قسم کی ضروریات کسی خاص راستے پر ایک ساتھ موجود ہو سکتی ہیں۔ اگر، اس لیے، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یہ سمجھتی ہے کہ، معاملے کے حالات میں، ایک خاص عارضی ضرورت تھی، اور اپیل کنندہ کو عارضی اجازت نامہ دیا گیا تھا، تو علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی کارروائی کو قانونی طور پر غلط قرار دے کر چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں دفعہ (d)62 کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست پر عارضی طور پر زیر التواء فیصلے کے لیے ٹرانسپورٹ گاڑی کے استعمال کی اجازت دینے کے لیے عارضی اجازت نامے دیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے یہ ذیلی دفعہ اس بات پر غور کرتی ہے کہ ایسی سہولیات کی مستقل ضرورت کی صورت میں بھی کسی خاص راستے پر نقل وحمل کی سہولیات کی عارضی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس کے مطابق ہماری رائے ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس معاملے کے حالات میں موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ (c)62 کے تحت اپیل کنندہ کو عارضی اجازت نامہ دینے میں قانون کے معاملے کے طور پر درست تھی اور ہائی کورٹ کی طرف سے ظاہر کردہ نظریہ درست نہیں ہے۔

جواب دہندہ نمبر 3 کی جانب سے مسٹر رتنا پارکھی نے یہ بھی دعوی کیا کہ کسی بھی صورت میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو 4 ماہ کی حد سے زیادہ کل مدت کے لیے عارضی اجازت نامہ نہیں دینا چاہیے تھا۔ فاضل وکیل نے موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62 میں ظاہر ہونے والے الفاظ " کسی بھی صورت میں " پر انحصار کیا جس کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ " کسی بھی صورت میں " الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی بھی راستے پر 4 ماہ کی کل مدت سے زیادہ کے لیے عارضی اجازت نامہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہماری رائے ہے کہ " کسی بھی صورت میں " الفاظ کا مطلب " کسی بھی صورت میں " نہیں ہے۔ دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی وقت رجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو کسی بھی شخص کو 4 ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے عارضی اجازت نامہ جاری کرنے کی اجازت نہیں ہے، لیکن اگر عارضی ضرورت برقرار رہتی ہے، مثال کے طور پر، جہاں دفعہ 57 کے تحت رسمی کارروائیاں 4 ماہ کی مدت کے اندر مکمل نہیں ہوتی ہیں، تو ہماری رائے میں، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو عارضی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دوسرا عارضی اجازت نامہ دینے کی اجازت ہوگی۔ یقیناً ہمیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہیں کر سکتی اور فوری طور پر عارضی اجازت نامے جاری نہیں رکھ سکتی اور موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 57 کے تحت طریقہ کار کو مکمل کرنے کے لیے فوری کارروائی نہیں کر سکتی۔ اگر کسی خاص معاملے کے حقائق پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی اپنے اختیارات کا اتنا غلط استعمال کر رہی ہے تو اس کی کارروائی کورٹ کی منظوری کے ذریعے درست کیا جا سکتا ہے، لیکن جہاں اس طرح کے اختیارات کے غلط استعمال کا الزام نہیں لگایا گیا ہے یا محض یہ حقیقت نہیں دکھائی گئی ہے کہ رجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے دوسری بار عارضی اجازت نامہ دیا ہے اور دونوں مدتوں کی کل مدت 4 ماہ سے زیادہ ہے، تو دوسرا اجازت نامہ کالعدم نہیں ہوگا۔ اس کے مطابق ہم اس نکتے پر مدعاعلیہ نمبر 3 کے لیے فاضل وکیل کی دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 62(c) کی تعبیر کے حوالے سے مختلف ہائی کورٹس کے درمیان اختلاف ہے۔ جے رام داس بنام، رجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں راجستھان ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ایسے معاملے میں جہاں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا خیال تھا کہ موجودہ باقاعدہ بس سروس ٹریفک کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اور اس نے روٹ پر چلنے والی باقاعدہ بسوں کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے، اسے اس وقت تک عارضی اجازت نامہ دینے کا اختیار حاصل تھا جب تک کہ باقاعدہ اجازت نامے میں اضافے کے لیے ضروری رسمی کارروائیاں نہ ہو جائیں اور یہ کہ یہ ایک عارضی ضرورت کے مترادف ہوگا۔ چندی پرساد مہاجن بنام علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گوہاٹی میں آسام ہائی کورٹ نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا ہے جس میں کہا گیا تھا

کہ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ (c)62 لحاظ سے کافی عام ہے اور موجودہ مخصوص ضرورت تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں حکومت یا کسی فرد کی طرف سے فوری طور پر ٹرانسپورٹ فراہم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہونے والی ایک خاص عارضی ضرورت شامل ہے۔ مدراس ہائی کورٹ نے سری رام ولاس سروس لمیٹڈ بنام روڈ ٹریفک بورڈ، مدراس میں اس کے برعکس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کیرالہ ہائی کورٹ کے ذریعے بالگندھرن بنام ریجنل ٹرانسپورٹ بورڈ، کوئلون میں، ناگپور ہائی کورٹ کے ذریعے شاہ ٹرانسپورٹ کمپنی، چھندواڑہ بنام ریاست مدھیہ پردیش میں، اور میسور ہائی کورٹ کے ذریعے ملاستپا بنام چیئر مین، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، بنگلور میں۔

پہلے سے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، ہم یہ مانتے ہیں کہ جے رام داس بنام، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور آسام ہائی کورٹ کی طرف سے چندی پرساد مہاجن بنام ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گوہاٹی میں موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ (c)62 کی تشریح اور اثر کے بارے میں لیا گیا نظریہ درست ہے۔

مدعا علیہ نمبر 3 کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا 25 نومبر 1964 کا حکم پہلے ہی ختم ہو چکا تھا اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے 14 دسمبر 1964 کے گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے مستقل اجازت نامے کے لیے تازہ درخواستیں طلب کی تھیں۔ مسٹر رتنا پارکھی نے دعوی کیا کہ 25 نومبر 1964 کو عارضی اجازت نامے کی منظوری کے حوالے سے یہ عدالت جو بھی اعلان کر سکتی ہے وہ روایتی ہوگا۔ لیکن سالیسیٹر جنرل نے اپیل کنندہ کی جانب سے پیش کیا کہ اس عدالت کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانون میں حقیقی حیثیت کا اعلان کرے، تاکہ مستقبل میں عارضی اجازت نامے کے لیے نئی درخواستوں پر غور کرتے ہوئے کوئی غلطی نہ ہو۔ اپیل کے تحت فیصلے میں ہائی کورٹ کی طرف سے لیا گیا نظریہ ریاست میں، ریجنل ٹرانسپورٹ حکام کو پابند کرے گا جب تک کہ اسے مسترد نہ کیا جائے۔ ہم سالیسیٹر جنرل کی دلیل سے اتفاق کرتے ہیں اور اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اس معاملے کے حالات میں سوال مکمل طور پر روایتی نہیں ہے۔

ہم اس کے مطابق اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ہائی کورٹ کے 13 جنوری 1965 کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا 25 نومبر 1964 کا حکم جس میں اپیل کنندہ کو عارضی اجازت نامہ دیا گیا ہے وہ قانونی طور پر درست ہے۔ اس اپیل کے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document